Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۲۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ
الفضل
ربوہ
بروز اتوار

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
خطبہ نمبر ۱۵
قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۲۲ ربیع الاول ۱۳۹۲ھ، ۷ ہجرت ۱۳۵۱ ہش، ۷ مئی ۱۹۷۲ء | نمبر ۱۰۲

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۷ ہجرت - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کل شب کی رپورٹ مظہر ہے کہ:-

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب جماعت حضور کی اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ - ۷ ہجرت - کل اہلِ ربوہ نے نماز جمعہ مسجد اقصیٰ میں ادا کی - حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ پڑھائی - خطبہ جمعہ میں حضور نے قرآن پاک کی رُو سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے دو پہلوؤں پر نہایت لطیف رنگ میں روشنی ڈالی اور بتایا کہ حضورؐ کے وجود باجود میں ہمیں اللہ تعالیٰ کے عبد کامل اور رسول کامل ہونے کا بڑا ہی حسین امتزاج نظر آتا ہے - ہمیں عبد ہونے کے لحاظ سے جو کچھ ملا ہے وہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے طفیل اور حضور کی پیروی کی برکت سے ملا ہے - ہمیں اپنا یہ مقام پہچاننا چاہیئے اور حضورؐ نے عبد کامل ہونے کی حیثیت میں جو اسوۂ حسنہ پیش کیا ہے ہمیشہ اسکی پیروی کرنی چاہیئے تاکہ رسول کامل ہونے کے لحاظ سے حضورؐ کے ساتھ جو لامتناہی برکات وابستہ ہیں ہم ان سے بھی حصہ لینے کی توفیق پاسکیں۔

میٹرک کا امتحان ہو رہا ہے - احباب سے درخواست ہے کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے طلباء کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

لازمی چندہ جات (چندہ عام، حصہ آمد، چندہ جلسہ سالانہ) کی رقوم بھیجنے کی آخری تاریخ ۱۰ ؍مئی ہے۔

(ناظر بیت المال آمد)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اعمالِ صالحہ اور عبادت میں ذوق و شوق خدا تعالیٰ کے فضل اور اسکی توفیق سے ملتا ہے

اسکے لئے ضروری ہے کہ انسان گھبرائے نہیں اور ہر وقت دعاؤں میں لگا رہے

ایک شخص نے پوچھا کہ عبادت میں ذوق و شوق کس طرح پیدا ہوتا ہے۔ فرمایا:-

"اعمال صالحہ اور عبادات میں ذوق و شوق اپنی طرف سے نہیں ہو سکتا۔ یہ خدا تعالیٰ کے فضل اور توفیق پر ملتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ انسان گھبرائے نہیں اور خدا تعالیٰ سے اسکی توفیق اور فضل کے واسطے دعائیں کرتا رہے اور ان دعاؤں میں تھک نہ جاوے۔ جب انسان اس طرح پر مستقل مزاج ہو کر لگا رہتا ہے تو آخر خدا تعالیٰ اپنے فضل سے وہ بات پیدا کر دیتا ہے جس کے لئے اُسکے دل میں تڑپ اور بیقراری ہوتی ہے یعنی عبادت کیلئے ایک ذوق و شوق اور حلاوت پیدا ہونے لگتی ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص مجاہدہ اور سعی نہ کرے اور وہ یہ سمجھے کہ پھونک مار کر کوئی کر دے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا قاعدہ اور سُنّت نہیں۔ اس طریق پر جو شخص اللہ تعالیٰ کو آزماتا ہے وہ خدا تعالیٰ سے ہنسی کرتا ہے اور مارا جاتا ہے۔ خوب یاد رکھو کہ دل اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ اس کا فضل نہ ہو تو دوسرے دن جا کر عیسائی ہو جاوے یا کسی اور بے دینی میں مبتلا ہو جاوے۔ اس لئے ہر وقت اس کے فضل کے لئے دعا کرتے رہو اور اس کی استعانت چاہو تاکہ صراطِ مستقیم پر تمہیں قائم رکھے۔ جو شخص خدا تعالیٰ سے بے نیاز ہوتا ہے وہ شیطان ہو جاتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ انسان استغفار کرتا رہے تاکہ وہ زہر اور جوش پیدا نہ ہو جو انسان کو ہلاک کر دیتا ہے۔"

(الحکم جلد ۹ نمبر ۱۴ صفحہ ۱۰ - ۱۷ ؍نومبر ۱۹۰۵ء)

فضلِ عمر درس القرآن کلاس

احباب کو معلوم ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت جماعتی انتظام میں ہر سال فضلِ عمر درس القرآن کلاس منعقد ہوتی ہے - سالِ رواں کے لئے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ یہ کلاس دو حصوں میں منعقد ہوگی۔ انشاء اللہ

(۱) پہلا ہفتہ ۲۳ ؍جولائی ۱۹۷۲ء سے ۳۰ ؍جولائی تک مقامی طور پر امراء صاحبان کی زیر نگرانی یہ کلاس ہوگی۔

(۲) آخری تین ہفتے ۳۱ ؍جولائی تا ۲۳ ؍اگست ۱۹۷۲ء یہ کلاس حسب سابق نظارت اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن کے ماتحت مسجد مبارک ربوہ میں انعقاد پذیر ہوگی۔ جملہ جماعتہائے احمدیہ اسکے مطابق اپنے نمائندے بھجوانے کا انتظام فرمائیں۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

ہر وہ شخص جو خود کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی طرف منسوب کرتا ہے اُسے قوی بھی ہونا چاہیئے اور امین بھی

پاکستان کو مضبوط اور باعزّت بنانے کیلئے جو قربانی بھی تمہیں دینی پڑے وُہ خوشی اور بشاشت سے دو

ایسا انتظام کریں کہ ربوہ کا ہر شہری ورزش کرے اور شہر کی ساری کھُلی جگہیں باغات کی شکل میں تبدیل ہو جائیں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۳ ر امان ۱۳۵۱ھش مطابق ۳ ر مارچ ۱۹۷۲ء بمقام مسجد مبارک ربوہ

مرتبہ مکرم یوسف سلیم صاحب شاہد ایم اے انچارج شعبہ زودنویسی ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

انبیاء علیہم السلام قوی بھی ہوتے ہیں اور امین بھی۔ اور پھر انبیاء میں سب سے زیادہ قوی اور سب سے زیادہ امین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تھے۔ اسی لئے ہمیں

اسوۂ نبوی ؐ کی پیروی

کی طرف توجہ دلائی گئی اور اس پر عمل پیرا ہونے کی سختی سے تلقین کی گئی ہے۔

پس ہر وہ شخص جو خود کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف منسوب کرتا ہے، اُسے قوی بھی ہونا چاہیئے اور امین بھی۔

قوی کے معنے صرف یہی نہیں ہوتے کہ کوئی آدمی زیادہ بوجھ اُٹھا لے۔ قوی کے معنے دراصل یہ ہوتے ہیں کہ آدمی ہر اُس ذمہ داری کو حسن وخوبی سے ادا کر سکے جس کے اُٹھانے کی اُسے تلقین کی گئی اور جس کے نباہنے کی اُسے تعلیم دی گئی ہے۔ غرض صرف weight lifting (ویٹ لفٹنگ) یعنی مادّی بوجھ کو اُٹھانے ہی کے معنے میں قوی کا لفظ استعمال نہیں ہوتا۔ مثلاً قوتِ برداشت ہے۔ جس آدمی میں قوتِ برداشت ہوتی ہے وہ بھی قوی ہوتا ہے۔ پھر عزم ہے یہ بھی دراصل اسی قوت کی ایک جھلک ہوتی ہے۔

پس انبیاء علیہم السلام کے سچے متبع قوی بھی ہوتے ہیں اور امین بھی۔ یعنی وہ ہر قسم کی قوت کو ترقی دیتے ہیں۔ اسکی نشوونما کرتے ہیں اور اس طرح اپنے دائرہ میں ایک

حسین ترین وجود

بن جاتے ہیں۔

جہاں تک امانت کا تعلق ہے، یہ تو دُنیا نے انبیاء علیہم السلام سے سیکھی ہے۔ اور خیانت اسوۂ نبوی ؐ سے دُوری کا نام ہے۔ آج پاکستان کو جو ذلت دیکھنی پڑی ہے، اس کی ایک بڑی اور بنیادی وجہ امین نہ ہونا ہے یعنی امانت کا فقدان اور خیانت میں اتنی وُسعت کہ تصوّر میں بھی نہیں آسکتی۔ اگر یہ حال نہ ہوتا تو ہمیں آج یہ دُکھ برداشت نہ کرنا پڑتا۔

پھر جہاں تک قوّت کا تعلق ہے، اس کے بعض پہلو ورزش سے نشوونما پاتے ہیں۔ اس لئے جسمانی ورزش کی طرف توجہ دینا ضروری ہے۔ جوان کو بھی اور بوڑھے کو بھی۔ (بوڑھا تو مَیں کسی کو نہیں کہا کرتا، اس لئے مَیں کہونگا) جوان کو بھی اور جوانوں کے جوان یعنی انصار اللہ کو بھی۔ مرد کو بھی اور عورت کو بھی اسی طرف توجہ دینی چاہیئے۔ کبھی توجہ ہو جاتی ہے کچھ اور کبھی بھول ہو جاتی ہے بہت سی۔ اِس لئے چند دن ہوئے بچوں کے ایک اجتماع میں مَیں نے ایک اعلان کیا تھا۔ مَیں آج اسے دُہرانا چاہتا ہوں۔ کیونکہ یہ ساری جماعت کی ذمہ داری ہے۔

مَیں نے اُس اعلان میں بچوں سے یہ کہا تھا کہ تم ربوہ میں کھیلوں کو منظّم کرنے کا کام سنبھالو۔ کیونکہ اس انتظام میں اکثر نوجوان ہی آگے آئیں گے اور ان کو مَیں نے اِس انتظام کی یہ شکل بھی بتائی تھی کہ دو نمائندے تعلیم الاسلام کالج کے، دو جامعہ احمدیہ کے، دو تعلیم الاسلام ہائی سکول کے، دو خدام الاحمدیہ کے اور دو انصار اللہ کے مل کر سر جوڑیں اور ایسا انتظام کریں کہ

ربوہ کا ہر شہری

روزانہ ورزش کیا کرے۔

ورزش کے لئے باسکٹ بال کھیلنا ہی ضروری نہیں ہے۔ سب سے اچھی اور سب سے زیادہ آسانی کے ساتھ کی جانے والی ورزش تو سیر ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سُنّت بھی ہے۔ اسلئے ربوہ کے دوست روزانہ سیر کے لئے چاروں طرف نکل جایا کریں۔

مَیں جب آکسفورڈ میں پڑھا کرتا تھا تو ہمارا BALLIOL کالج active (ایکٹو) ہونے کے لحاظ سے ایک خاص مقام رکھتا تھا۔ مَیں نے دیکھا کہ جس طرف بھی سیر کو جائیں، اگر سو طلباء راستے میں سیر کرتے ہوئے ملے ہیں تو اُن میں پچاس سے زیادہ Balliol کالج کے ہوتے تھے۔ غرض وہ بڑا active (ایکٹو) کالج تھا۔ وہ سویا نہیں رہتا تھا یعنی "پوستی کالج" نہیں تھا، بلکہ ہر چیز میں آگے تھا۔ پس سیر ایک بڑی اچھی ورزش ہے اور اس میں ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کے مختلف نظارے سامنے آتے ہیں۔ شہر کے اندر رہتے ہوئے جو چیزیں نظر نہیں آتیں وہ باہر نکل کر نظر آجاتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی جتنی صفات اس کائنات میں جلوہ گر ہیں، ہمیں اُن کو دیکھنا چاہیئے اور اُن کے متعلق غور کرنا چاہیئے۔ اور اُن سے لذّت حاصل کرنی چاہیئے اور اُن سے فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔

اگلے جمعہ سے پہلے یہ کام شروع ہو جانا چاہیئے۔ یعنی اس کام کے متعلق پروگرام بنانے کیلئے کمیٹی بیٹھ جائے۔ یہ دیکھ کر مجھے بڑی شرم آتی ہے (میں بھی اس کا ذمہ دار ہوں) کہ پچھلے ۲۰ سال سے وہ جگہیں جن کو ہم

ربوہ کے کھُلے میدان

کہتے ہیں یا جس نے ربوہ کا نقشہ بنایا تھا اس نے نقشے میں ان جگہوں کو open spaces (اوپن سپیسز) دکھایا تھا مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کبھی یہاں عمارتیں ہوتی تھیں اور اب اُن کے کھنڈرات رہ گئے ہیں اور جن کی بنیادوں کے نشان بھی مٹ گئے ہیں۔ غرض وہ جگہیں آبادی کا حصہ معلوم نہیں ہوتیں اور یہ بڑے شرم کی بات ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس تمام کھلی جگہوں یعنی اوپن سپیسیز (Open spaces) کو کھیل کے میدان بننا چاہیئے۔ تم ان کو کھیل کے میدان میں تبدیل کر دو مگر اس شخص کی طرح نہ کرنا جو جون، جولائی میں دھوپ میں پڑا ہوا تھا اور جسے کسی بھلے مانس راہی نے کہا تھا کہ سامنے ٹھنڈے سایہ دار درخت کے نیچے چلے جاؤ تو اس پر اس نے کہا تھا کہ پھر تم مجھے کیا دو گے؟ تم اس سلسلہ میں محنت کرو۔ محنت ہی اصل دولت ہے محنت کی جو دولت ہے وہی دراصل ہمارا سرمایہ اور عزت ہے جس کے گرد امانت کی فصیل کھینچی گئی ہے۔ محنت میں اگر خیانت ہو تو یہ ضائع ہو جاتی ہے۔ بے نتیجہ اور بے ثمر ٹھہرتی ہے۔ یا اس کے ثمر کو کیڑا لگ جاتا ہے۔ لیکن جس دولت کو انسان کی محنت کماتی ہے اُسے اس کی امانت قائم رکھتی ہے۔ پس تم محنت کرو اور ساری کھلی جگہوں کو جو نقشے میں کھلی جگہیں دکھائی گئی ہیں باغ کی شکل میں تبدیل کر دو۔

ویسے تو بہت ساری جگہیں ایسی بھی ہیں جن کو بعض دوستوں نے مکان کے لئے خرید لیا تھا۔ مگر سمجھ نہیں آتی کہ وہ کھلی جگہیں ہیں یا

مکانوں کی زمینیں

ہیں۔ ایسے دوستوں کو توجہ کرنی چاہیئے۔ اُن پر مکان بن جانے چاہئیں۔ جب کبھی ہنگامی حالات پیدا ہوتے ہیں تو پھر لوگ ربوہ کی طرف دوڑتے ہیں اور اس طرح ہمیں بھی ایک اچھا خاصا بوجھ برداشت کرنا پڑتا ہے۔ بعض لوگ جن کو مکان کی ضرورت ہوتی ہے یعنی ہنگامی حالات تو نہیں ہوتے ویسے ان کو مکان کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ مالک مکان سے کہتے ہیں کہ مکان کا ایک حصہ کرایہ پر دے دو (بعض لوگ مفت بھی دے دیتے ہیں) لیکن فرض کرو کرایہ پر مانگا اور وعدہ کیا کہ جس وقت کہو گے ہم خالی کر دیں گے۔ مگر جب ہنگامی حالات پیدا ہوئے اور مالک مکان ربوہ کی طرف دوڑا اور اس نے کہا مکان خالی کرو۔ مگر انہوں نے کہا ہم کہاں جائیں۔ اب یہ جواب دینا کہ "ہم کہاں جائیں" یہ بھی ایک قسم کی خیانت ہے۔ تم ایسا وعدہ کیوں کرتے ہو جسے تم پورا نہیں کر سکتے اور اگر اپنا وعدہ پورا کر سکتے ہو تو باہر میدان میں نکل آؤ۔ تمہارے جسم کو اگر کوئی تکلیف پہنچ جائے تو اس کا کوئی حرج نہیں، لیکن تمہاری روح کو کوئی گزند اور تمہارے اخلاق پر کوئی دھبہ نہیں آنا چاہیئے۔ اسی لئے جو تم نے وعدہ کیا ہے وہ تم پورا کرو یا وعدہ نہ کرو۔ آخر جس دن تم نے یہ کہا تھا کہ جب کہو گے ہم مکان خالی کر دیں گے۔ اس وقت تم نے جہاں بھی جانے کے متعلق سوچا تھا وہاں چلے جاؤ۔

خیر یہ تو ایک ضمنی بات ہے۔ میں یہ کہہ رہا تھا کہ تم محنت کر کے ساری کھلی جگہوں کو باغ کی شکل میں تبدیل کر دو۔ محنت کے علاوہ جہاں تک تمہیں خرچ کرنا پڑے اور تم خرچ کرنے کی مقدرت بھی رکھتے ہو تو خرچ بھی کرو اور جہاں مقدرت نہیں رکھو گے اللہ تعالیٰ فضل کرے گا۔ تمہارے لئے کوئی دوسرا انتظام پیدا ہو جائے گا۔ لیکن ابتدا کرنا تمہارا کام ہے اور انجام تک پہنچانا خدائے رحیم کا کام ہے۔

پس اگلے جمعہ سے پہلے یہ کام شروع ہو جانا چاہیئے یعنی انتظام میں بن جانی چاہیئے

ورزش کی طرف

توجہ دینی چاہیئے۔ میں نے یہ بھی کہا تھا کہ کچھ عرصہ کے بعد یہاں کسی نہ کسی کھیل کا ٹورنامنٹ کروایا جائے تا کہ کھیلوں کی طرف دلچسپی پیدا ہو۔ سیر کا بھی ٹورنامنٹ ہو سکتا ہے اس کے لئے بھی انعام مقرر کر دیتا ہوں۔ مثلاً پانچ میل سیر کا مقابلہ ہو اور دوست آ کر یہ بتائیں کہ انہوں نے سیر میں خدا تعالیٰ کی قدرت کے کیا کیا جلوے دیکھے۔ جب وہ یہ لکھ کر دیں گے یا جسے لکھنا نہیں آتا وہ زبانی بتائیں گے تو اس مقابلہ میں جو اول آئے گا اس کو پچاس روپے کا انعام میری طرف سے دیا جائے گا۔ آخر خدا تعالیٰ کی صفات کے جلوے اسی لئے ہیں کہ ہم ان کو دیکھیں اور ان پر غور کریں۔ اس طرح خدا تعالیٰ کے ساتھ پیار بڑھتا ہے۔ بعض دفعہ ایک چھوٹی سی چیز ہوتی ہے لیکن اس میں بھی بڑا حسن نظر آتا ہے۔ مثلاً یہ چھوٹی سی تتلی جو ادھر سے ادھر اُڑ رہی ہوتی ہے اس کے اوپر رنگ اس قدر خوبصورت اور خدا تعالیٰ کے فرشتوں نے مختلف رنگوں کے بیل بوٹے اس ہوشیاری کے ساتھ بنائے ہوتے ہیں کہ اگر انسان بنائے تو وہ کہے کہ میں اس کو شاید دس ہزار روپے میں بیچوں گا۔ کیونکہ اس پر میرا بڑا وقت لگا ہے۔ اس پر میں نے بڑا خرچ کیا ہے اور بڑی دماغ سوزی کی ہے مگر اللہ تعالیٰ نے فرشتوں اور اس مادہ کو حکم دیا تو وہ خوبصورت تتلی کی شکل میں ہمارے سامنے آ جاتی ہے لیکن آپ گزر جاتے ہیں اور اس کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ حالانکہ یہ اتفاق سے آپ کے سامنے نہیں آ گئی (دنیا میں اتفاق کا لفظ غلط طور پر استعمال ہوتا ہے) اسے تو متصرف بالارادہ ہستی نے پیدا کیا ہے یہ کسی اندھے اور اندھیرے میں بسنے والے آدمی کا اتفاق نہیں ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی قدرت کے جلوے ہیں جو تمہارے سامنے آتے ہیں تا کہ تم ان پر غور کرو اور اُن سے فائدہ اٹھاؤ۔

جہاں تک امین ہونے کا تعلق ہے اس کی طرف ہر مسلمان اور ہر انسان کو متوجہ ہونا چاہیئے جن لوگوں کی کوششیں دنیا میں ضائع ہو گئیں کچھ دنیا میں بھی وہ ناکام ہو گئے اور جو کامیاب ہوئے ان کی کوشش کا نتیجہ تب نکلا کہ جب وہ دنیوی معیار کے لحاظ سے امین تھے۔ اگر وہ امین نہ ہوتے۔ اگر ان میں رشوت کا ایسا ہی زور ہوتا جیسا کہ کچھ عرصہ پہلے ہمارے ملک میں رہا ہے۔ (اللہ تعالیٰ فضل کرے اور یہ اندھیرے دُور ہو جائیں) تو وہ قومیں کبھی ترقی نہ کر سکتیں۔ دنیا میں ہر جگہ ہمیں خیانت بھی نظر آتی ہے اس لئے کہ دنیا مذہب سے دُور ہو گئی ہے۔ خود مذہب میں بھی ہمیں بعض استثنائی صورتوں میں خیانت نظر آتی ہے کیونکہ ہر مذہب میں اور اسلام میں بھی یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بھی ہمیں منافق نظر آتے ہیں اور مذہبی لحاظ سے

سب سے بڑا خائن

منافق ہے جس آدمی نے اپنے رب کے ساتھ خیانت کی وہ اپنے بھائی کے ساتھ کیسے خیانت نہیں کرے گا۔ بعض دفعہ میں سوچتا ہوں تو حیران رہ جاتا ہوں کہ یہاں خیانت کا اتنا زور تھا کہ اگر ہم احمدیت کے وجود کو علیحدہ کر دیں تو ایک چھوٹی سی جگہ میں بھی مشکل سے کہیں امانت نظر آتی تھی۔ اس حالت میں قوم کیسے ترقی کر سکتی ہے۔ خیانت صرف یہی نہیں ہوتی کہ کسی کے کچھ پیسے کھا لئے بلکہ اگر کام پورا نہ کیا جائے تو یہ کام میں خیانت ہے یا پھر ذمہ داری کی ادائیگی میں خیانت ہے پھر ذمہ داریاں محض حکومت کی یا قانون ہی کی نہیں ہوتیں بلکہ اخلاقی ذمہ داریاں بھی ہوتی ہیں۔ مذہبی ذمہ داریاں بھی ہوتی ہیں۔

ایک ذمہ داری یہ تھی کہ اسلام نے بھائی کو بھائی سے پیار کا حکم دیا تھا مگر بعض لوگوں نے اس میں بھی خیانت کی اور وہ اپنے بھائیوں کو حقارت کی نظر سے دیکھنے لگ گئے۔ چنانچہ حکومت نے پرسوں زراعت کے متعلق جس نئی پالیسی کا اعلان کیا ہے اس پر بھی سٹ پٹا رہے ہیں حالانکہ ان سے روزی تو نہیں چھینی گئی البتہ ان کے عیش کے کچھ حصے ہیں جنہیں کاٹ دیا گیا ہے۔ ۱۵۰ ایکڑ بڑی زمین ہے اگر اس میں پہلے سے زیادہ محنت کی جائے اور عقل سے اس سے فائدہ اُٹھایا جائے تو اس سے بھی بہت کچھ مل جاتا ہے۔ اس سے کہیں زیادہ مل جاتا ہے جتنا کہ اس اعلان سے (جسے زرعی انقلاب کہا گیا ہے۔ اس کے نتیجہ میں) ان کروڑوں کو ملے گا۔ جن کو آج تک تم حقارت کی نگاہ سے دیکھتے چلے آ رہے تھے۔ گو اب بھی فرق ہے لیکن یہ صحیح ہے کہ اس سے

عزت کی زندگی

کے پہلے سے زیادہ سامان میسر آ گئے اور آسودہ زندگی کے کچھ بہتر سامان پیدا ہو گئے ہیں۔ کیونکہ اب بھی جن لوگوں کے خاندان کے پاس آٹھ یا دس ایکڑ زمین رہے گی۔ ان کو پھر بھی روکھی روٹی کھانی ہے۔ لیکن الا ماشاء اللہ وہ ان کی حقارت کی نگاہ سے محفوظ ہو جائے گا۔

پس اسلام نے تو سب کو برابر کر دیا تھا۔ چنانچہ جہاد کے ایک سفر میں ایک موقعہ پر کھانے کی تنگی کے پیشِ نظر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے فرمایا کہ ساری کھجوریں لے آؤ۔ آپؐ کے اس ارشاد کی تعمیل میں جس آدمی کے پاس ایک من کھجور تھی وہ بھی لے آیا اور جس کے پاس دو کھجوریں بچی ہوئی تھیں وہ بھی لے آیا۔ آپؐ نے سب میں برابر برابر تقسیم کر دیں۔ اب جس سے آپؐ نے ایک من کھجور لی تھی اس کو آپؐ نے پیسے نہیں دیئے۔ اور نہ ان سے پیسے لئے تھے جن میں آپؐ نے تقسیم کی تھیں۔ یہ بھی ایک اعتراض ہے کہ دیکھو جی کہتے ہیں پیسے دیئے بغیر زمین لے لینی ہے۔ مگر وہ یہ نہیں سوچتے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کے کب پیسے دیئے یا لئے تھے۔ اگر آج حکومت انہیں پیسے دے تو پھر حق کو حکومت دے گی۔ ان سے بھی پیسے لے گی۔ مگر جس غریب کو ساڑھے بارہ ایکڑ زمین دی جا رہی ہے اس کے گھر میں تو کھانے کے لئے پہلے ہی کچھ نہیں۔ وہ ساڑھے بارہ ایکڑ کے پیسے کہاں سے دے گا۔ اگر آپ کہیں کہ وہ قسط وار دے گا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اگلے دس پندرہ سال تک پہلے سے بھی زیادہ تنگی کے ساتھ زندگی گزارے گا۔

پس اگرچہ اس

زرعی اصلاحات

کے اعلان سے چند ہزار آدمیوں کو چُبھن ضرور ہے۔ ان کو تکلیف ضرور ہو گی۔ لیکن انہیں چاہیئے کہ اس تکلیف کا اندازہ لگائیں جو اس وقت کروڑوں آدمیوں کو لاحق ہے اور پھر اس نئے انتظام میں بھی جیسا کہ میں نے پہلے بتایا ہے۔ لوگوں کی ساری تکلیفیں دور نہیں ہوں گی اور نہ ہی عقلاً دور ہو سکتی ہیں۔ آپ کسی کاغذ پر حساب لگا کر دیکھیں کہ کتنے آدمیوں میں زمین تقسیم ہونی ہے اور ان کو کتنی کتنی زمین ملے گی۔ بڑی تھوڑی زمین ملے گی۔ کیونکہ اب بھی ایک بڑا یونٹ ہے جو باقی رکھا گیا ہے۔

ان چند ہزار لوگوں کو یہ سوچنا چاہیئے کہ جو زمین تمہارے پاس باقی رہ گئی ہے اس سے تم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھاؤ۔ اگر تم زیادہ سے زیادہ محنت زیادہ توجہ اور زیادہ ہوشیاری سے سرمایہ لگا کر اور کھاد دے کر اور پانی کا بہتر انتظام اور نگرانی کر کے اُس کی آمد دس گنا تک لے جاؤ تو اس طرح گویا تمہاری زمین ۱۵۰ ایکڑ سے دس گنا بڑھ گئی یعنی ۱۵۰۰ ایکڑ ہو گئی اور اسی طرح اگر تم اپنی آمد بیس گنا تک لے جاؤ تو پھر تو تم تین ہزار ایکڑ کے مالک بن گئے اب زمین کو تو کسی نے چاٹنا نہیں۔ زمین کا مطلب وہ آمد ہے جو اس سے حاصل ہوتی ہے اگر یہ چند ہزار لوگ اپنی باقی زمین بخوشی حکومت کے حوالے کر دیں تو اس سے قوم کو بھی فائدہ ہے اور ذاتی طور پر ان کو اور ان کے خاندان کو بھی فائدہ ہے۔

اس وقت حال یہ ہے (اور مجھے امید ہے کہ حکومت بھی اس طرف توجہ کرے گی) کہ ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں ایکڑ زمین ایسی ہے جس میں مالکوں نے ہل تک نہیں چلایا۔ مثلاً یہ ٹبڈھ کا علاقہ ہے اس کا ایک حصہ لوگوں نے دس سالہ یا پانچ سالہ لیز پر لیا ہے اور اب پہلی دفعہ وہاں زراعت ہونے لگی ہے۔ چنانچہ جس علاقہ کو کئی سو سال سے ناقابل زراعت سمجھا جاتا تھا وہ اس وقت بڑا ہی پیداوار دے رہا ہے اور جو ذاتی یعنی

انفرادی ملکیت

کے علاقے ہیں وہاں اب بھی بہت سی زمین خالی پڑی ہوئی ہے۔ چنانچہ لالیاں کے پاس ایک پُل ہے اس کے اور لالیاں کے درمیان ایک ایسی جگہ نظر آتی ہے جہاں کبھی پانی ہوتا تھا اب وہاں پانی نہیں رہا۔ کیونکہ ٹیوب ویل لگ گئے ہیں۔ اس لئے پانی خشک ہو گیا ہے یہ زمین بڑی اچھی ہے کیونکہ کئی سو سال سے اسے جانوروں کا پیشاب اور گوبر کی کھاد ملتی رہی ہے اس لئے یہ زمین ہے تو بڑی اچھی لیکن چونکہ وہ ارد گرد کے دیہات والوں کی ملکیت ہے اور اُن کے پاس اس سے بہت اچھی زمین موجود ہے۔ اسلئے وہ مزے لے رہے ہیں اور یہ زمین خالی پڑی ہوئی ہے۔ اس کی طرف اُن کو توجہ ہی نہیں ہے۔ اس طرح کی جو زمینیں خالی پڑی ہوئی ہیں، ان کو رکھنے کا عقلاً اور شرعاً کسی کو حق ہی نہیں ہے۔ (اب جس) زمین کو تم استعمال میں نہیں لا سکتے اُسے بخوشی حکومت کے حوالے کر دو کیونکہ ایسی زمین کو تم استعمال میں نہ لا کر اپنے بھائی کا نقصان کر رہے ہو۔

پس حکومت کو چاہیئے کہ وہ اس طرف بھی توجہ دے اور ایسی زمین میں بھی کاشت کی جا سکے اور کاشت سے میری مراد یہ نہیں کہ وہاں کپاس لگ سکے یا وہاں گندم لگ سکے یا وہاں چاول لگ سکے بلکہ اگر وہاں بیریاں لگ سکیں یا جھاڑیاں لگ سکیں جو وہاں لکڑیاں پیدا کریں۔ ہر وہ چیز جو اس زمین کے درختوں کے نتیجہ میں اور کھاد اور اس کے استعمال کے نتیجہ میں پیدا ہو وہ دراصل اسی کھیتی کی پیداوار ہے بہرحال ایسی زمینوں کو بھی آباد کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک نعمت عطا فرمائی ہے اس لئے ہمیں اس کا ناشکرا بندہ نہیں بننا چاہیئے۔

اِن زرعی اصلاحات سے چھ کروڑ کے اس ملک میں چند ہزار آدمیوں کو (یعنی وہ لاکھوں بھی نہیں ہوں گے بلکہ ہزاروں میں گنے جا سکتے ہیں) تھوڑی سی تکلیف ہوگی۔ انہیں اپنے بھائیوں اور پاکستان کی مضبوطی کی خاطر یہ تکلیف برداشت کرنی ہوگی۔

وہ میری بات سنیں گے تو شاید غصے میں آجائیں اس واسطے اگر وہ چاہیں تو میں ان کو مخاطب ہی نہیں کرتا۔ لیکن میں اپنے احمدی بھائیوں کو ضرور مخاطب کرنا چاہتا ہوں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ بشاشت کے ساتھ حکومت کے ساتھ تعاون کریں کیونکہ اگر آپنے اس ملک کے شہری کی حیثیت سے باعزت زندگی گذارنی ہے تو اس ملک کو باعزت اور مضبوط بنانا پڑے گا۔ اس کے لئے اگر تمہیں کوئی قربانی دینی پڑے تو تم ہنسی خوشی اور بشاشت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے وہ قربانی دو۔ اسی میں اللہ تعالیٰ برکت کے سامان پیدا کرے گا۔ اُس پر توکل تو کر کے دیکھو۔ تم نے کب اللہ تعالیٰ پر توکل کیا اور اس نے تمہاری انگلی چھوڑ دی۔

پس ہم نے قوی بھی بننا ہے اور امین بھی بننا ہے اور امین کے متعلق جیسا کہ میں نے بتایا ہے اس کے یہی معنے ہیں کہ جو خیانت نہ کرے وہ امین ہے۔ یعنی صرف پیسے میں خیانت مراد نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو بھی طاقت دی ہے اگر آپ اس کا صحیح استعمال نہیں کرتے تو آپ خائن ہیں۔ امین نہیں ہیں۔ آپ اپنا عقل اور فراست کے ساتھ اپنی تھوڑی سی زمین سے بہت زیادہ فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر آپ اپنی عقل اور فراست سے کام نہیں لیتے اور زمین سے پورا فائدہ نہیں اٹھاتے تو آپ خائن ہیں آپ اپنے نفس کے غدار ہیں آپ اپنے نفس سے بھی خیانت کرنے والے ہیں اور اپنی قوم سے بھی خیانت کرنے والے ہیں اور اپنے لاکھوں کروڑوں بھائیوں سے بھی خیانت کروا رہے ہیں۔ اسلئے جہاں تک زمین کا تعلق ہے تم "تھوڑے" اور "بہتے" کا خیال نہ رکھو لیکن جہاں تک اللہ تعالیٰ سے

دُعا کرنے کا سوال

ہے تم بہت اور بہت اور بہت کا خیال رکھو۔ تم اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرو اور اس پر توکل رکھو۔ اپنی قوتوں کا صحیح اور بہتر اور بافراست اور پورا استعمال کرو اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی برکتوں سے نوازے گا۔ تھوڑی زمین میں سے تمہیں بہت سا مل جائے گا اور اس طرح قوم بھی ترقی کرے گی۔

ابھی تک زرعی اصلاحات کا جو اعلان ہوا ہے وہ ایک عام اعلان ہے کہ زرعی اصلاحات کی جا رہی ہیں۔ اس سلسلہ میں ابھی کوئی قانون نہیں بنایا گیا اس کے متعلق آج اخبار میں آیا ہے کہ دس مارچ کو اس کا اعلان کیا جائے گا۔ اس کے بعد میں شاید تفصیل سے اس کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالوں گا۔ لیکن اب جس طرح کا یہ عام اعلان تھا اسی طرح میں نے اس وقت اس مسئلے پر عمومی رنگ میں روشنی ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ یہ بتانے کے لئے کہ آپ امین بنیں اور قوی بنیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو برکت دے گا۔ آپ بھوکے نہیں رہیں گے۔ آپ عزت کے ساتھ عزت کی روٹی کھائیں گے اور عزت کی زندگی گذاریں گے کیونکہ یہ سمجھنا کہ چند ہزار آدمیوں کی عزت ہو اور چند کروڑ بے عزت رہیں اور قابلِ نفرت سمجھے جائیں یہ غلط ہے یہ سمجھنا کہ اس طرح ان کی عزت قائم رہتی ہے یہ حماقت ہے۔ اگر دُنیا کی نگاہ میں

پاکستان کی عزت

نہیں (کیونکہ تم تو دُنیا کو دیکھتے ہو) تو پھر تمہاری عزت بھی نہیں خواہ ارب ہا روپیہ تمہاری جیب میں کیوں نہ ہو اور اگر تمہارے اصول کے مطابق دنیا کی نگاہ میں پاکستان قوی اور باعزت بن جائے اور عزت و احترام کا اپنا حق دُنیا سے لینے کے قابل ہو تو پھر تمہاری بھی عزت ہے ورنہ دنیا میں تمہاری کوئی عزت نہیں ہے۔

میں اپنے احمدی دوستوں سے یہ کہتا ہوں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ایک عزت ملی ہے، اُس کو کھو نہ دینا اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ فرمایا ہے کہ میرا کہنا مانو گے تو میں تمہیں اور بھی زیادہ عزت دوں گا۔ میں تمہیں عزت کی نگاہ سے دیکھوں گا اور اللہ تعالیٰ کی عزت کی نگاہ یہی ہے تا کہ وہ پیار کرتا ہے وہ ہمارے لئے روحانی اور اخلاقی اور دنیوی لحاظ سے ترقی کی راہیں کھولتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ کی نگاہ میں عزت ہو جائے تو یہ "اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً" (البقرہ: ۲۰۲) کا سماں ہوتا ہے۔ دُنیا کی نگاہ میں جو عزتیں ہیں گو ہم تو ان کو کچھ نہیں سمجھتے لیکن اللہ تعالیٰ ہمیں وہ بھی عطا فرماتا ہے۔ لیکن ہماری نگاہ دنیا کی طرف نہیں اُٹھتی۔ ہماری نگاہ تو اللہ تعالیٰ جو بڑا ہی پیار کرنے والا ہے اُس کے چہرے کی طرف اُٹھتی ہے اور اگر وہاں ہمیں عزت اور پیار مل جاتے تو پھر ہمیں دُنیا اور دنیا داروں سے کیا تعلق لیکن جو دُنیا والے ہیں جنہیں ابھی تک اسلام اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مقام کی پوری طرح سمجھ نہیں اُن کو بھی میں یہ کہوں گا کہ دُنیا کی طرف اگر تمہاری نگاہ اُٹھتی ہے تو اپنے ملک کو دُنیا کی نگاہ میں باعزت بناؤ تب تمہاری عزت ہوگی ورنہ نہیں ہوگی۔

یہ تو میں نے مختصراً قوی اور امین کی بحث میں ضمناً زرعی اصلاحات کا بھی ذکر کر دیا ہے۔ ایک ہفتہ کے اندر اندر مجلس انتظامیہ یا جسے بھی انہوں نے

"مجلس محنت" ربوہ

کا نام دیا ہے وہ بن جانی چاہیئے اور اس کے اراکین کو سر جوڑ کر ایک ابتدائی سکیم بنا دینی چاہیئے۔ اگر آپ کو یعنی اراکین مجلس کو ضرورت ہو تو مجھے بھی ساتھ لے جائیں اور ساری open places (اوپن پلیسز) دکھائیں۔ پھر ہم مشورہ کریں گے اور اندازہ لگائیں گے کہ آپ کتنا کام اپنی محنت سے بغیر جماعتی مدد کے کر سکتے ہیں اور کتنا کام جماعتی مدد کے ساتھ کر سکتے ہیں جماعتی مدد سے میری مراد آپ کی تنظیم سے باہر کی مدد ہے۔ لیکن یہ بھی دراصل غیر کی طرف سے مدد نہیں کیونکہ وہ مدد جو ماں باپ کی طرف سے ملا کرتی ہے وہ غیر کی مدد نہیں ہوا کرتی۔ تاہم یہ بات تو میں آپ کو نظام کے لحاظ سے غیرت دلانے کے لئے کہہ رہا ہوں کہ جتنی جماعتی مدد کی ضرورت ہو گی وہ انشاء اللہ تمہیں مل جائے گی۔ اس لئے میرے نوجوان بچو! تمہیں چاہیئے کہ تم ایک سال کے اندر اندر ان کھلی جگہوں کی شکل بدل کر رکھ دو۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور وہ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرض اٹھرا کا شافی علاج حبوب مفید اٹھرا چھ صد گولیاں ۲۰ روپے ناصر دواخانہ ربوہ فون ۱۳۴ گول کچہری بازار لائل پور فون ۲۰۵۴

کاغذ اور گتہ

بازار سے رعایتی نرخوں پر خریدنے کے لئے

پیپر کارنر گنپت روڈ لاہور فون ۶۴۵۲۳ پر تشریف لائیں

گھر ملک عبداللطیف تسکوہی فون نمبر ۶۲۵۱۶ گھر ملک محمد حنیف فون نمبر ۶۲۵۱۸

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کیلئے سونے کے

جڑاؤ و سادہ سیٹ

چاندی کے خوشنما برتن۔ ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائد اعظم لاہور فون ۶۲۶۲۳

جرمولین

نئی اور پرانی خارش۔ داد چنبل۔ کیل چھائیوں اور جملہ جلدی امراض کے لئے زود اثر مرہم

قیمت: ایک روپیہ

حمیدیہ دواخانہ عبداللہ پور لائل پور فون ۶۹۰۶

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے

کلمات طیبات

ملفوظات

مکمل سیٹ دس جلدوں میں

ہدیہ ۹۰/ روپے علاوہ محصول ڈاک

جلد اول اس وقت سٹاک میں ختم ہے باقی ۹ جلدوں کی رعایتی قیمت ۸۰/

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ فون ۴۸۱

حب اٹھرا رجسٹرڈ

مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا

مکمل کورس گیارہ تولہ بیس روپے

فی تولہ دو روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ۔ فون ۲۸۴۴

بالمقابل ایوان محمود۔ ربوہ

PIA

پاکستان انٹرنیشنل ایئرلائنز نے ربوہ کے لوگوں کو اب ہوائی سفر کی سہولتیں دینے کے لئے ربوہ میں اپنی ایجنسی قائم کر دی ہے احباب جماعت سٹیٹ بنک کی اجازت وغیرہ اندرون و بیرون ملک سفر کے لئے پی آئی اے کے ٹکٹ اور دیگر سفری سہولیات ہم سے حاصل کریں فون کے ذریعہ اور خط کے ذریعہ بھی ہر قسم کی سہولتیں مہیا کی جا سکتی ہیں۔ مالک عبدالحفیظ

مینجر احمد برادرز جی ایس اے پی آئی اے ربوہ فون ۵۵۵

ھوالشافی

اچھارہ

حیوانات کا مہلک اکسیر

کے ایک پیکٹ سے منٹوں میں غائب۔ غیر مفید ہو تو واپسی قیمت کی رعایت۔ فی پیکٹ ایک روپیہ۔ درجن یا زائد پر ۳ کمیشن دو درجن یا زیادہ پر خرچ ڈاک بذمہ کمپنی، تفصیلی لٹریچر مفت

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائد اعظم لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ فون ۶۰۶

خوبصورت اور مضبوط امریکن دانت

جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں دانت بغیر درد کے نکالے جاتے ہیں دانتوں کی جملہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے، ڈاکٹر شریف احمد پراناڈہ چنیوٹ

ہر قسم کا سامان سائنس واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور فون ۶۴۵۰۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں

احباب

ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس

یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودہا

کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں (مینجر)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار!

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں سالانہ چندہ ۲ دو روپے (مینجنگ ایڈیٹر)

ماہنامہ الفرقان ربوہ

کے متعلق

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی تحریک:-

"رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابل قدر رسالہ ہے اور اس قابل ہے کہ اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو کیونکہ اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں اور قرآن کریم کے محاسن پر بہت عمدہ طریق پر بحث کی جاتی ہے پس مخیر اور مستطیع احمدی احباب کو یہ رسالہ نہ صرف زیادہ سے زیادہ تعداد میں خود خریدنا چاہیئے بلکہ اپنی طرف سے نیک دل اور سچائی کی تڑپ رکھنے والے غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب کے نام بھی جاری کرانا چاہیئے" سالانہ چندہ صرف ۷/ روپے ہے

(مینجر)

یک روزہ پٹھیاں، چوزے، البدر کی خوراک، ٹیکے ملنے کا پتہ

خلیل پولٹری فارم ربوہ

ریٹ

یک روزہ پٹھیاں لوٹے فی صد چن کر ۳۰۰ روپے سینکڑہ

۳ فی صد زائد ۱۰۰۰ یا زائد خریدار کو ۱۰ فی صد زائد،

یک روزہ مرغ ۵۰/- روپے سینکڑہ۔

(مینجر)

"الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں"

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

۸۰ فی صد ادائیگی کر دی جائے

جن مخلصین جماعت نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں وعدے کئے ہوئے ہیں وہ نوٹ کر لیں کہ ان کی طرف سے اسی فی صد ادائیگی ۳۰ نبوت ۱۳۵۱ ہش (۳۰ نومبر ۱۹۷۲ء) سے پہلے ہو جانی ضروری ہے۔ سو اس کی ابھی سے فکر ہونی چاہیئے۔ یعنی اپنی قسط کی ادائیگی کو آخر پر ملتوی نہ کیا جائے۔ بلکہ فوری رقم ادا کر کے اپنے فرض سے سبکدوش ہونا چاہیئے۔ جزاکم اللہ۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس پندرہ روپے نور نظر اولاد نرینہ کے لئے کورس ۲۵ روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۵۳۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی بیش قیمت تصانیف

اصل لاگت پر

نظارت اشاعت لٹریچر و تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کو اعلےٰ پیمانے پر طبع کر کے انہیں اصل لاگت پر احباب جماعت کی خدمت میں پیش کرتی ہے احباب خود بھی پڑھیں اور غیر احمدی احباب کو بھی تحفہ دیں۔

۱	چشمہ معرفت	آفسٹ طباعت پلاسٹک کور سائز ۳۰×۲۰/۱۶ قیمت	۵/۵۰ روپے
۲	آئینہ کمالات اسلام (حصہ اردو)	"	۳/۰۰ "
۳	جنگ مقدس	"	۲/۵۰ "
۴	اسلامی اصول کی فلاسفی	"	۱/۵۰ "
۵	کشتی نوح	"	۰/۷۵ "
۶	برکات الدعا	"	۰/۷۵ "
۷	شہادت القرآن	"	۱/۲۵ "
۸	انفاخ قدسیہ (ملفوظات)	"	۱/۵۰ "
۹	ہم مسلمان ہیں (اقتباسات)	"	۰/۵۰ "
۱۰	شان خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم (اقتباسات)		۰/۷۵ "

تصانیف حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ

۱	اسلام میں اختلافات کا آغاز	۱/۰۰ "
۲	اسلام کا اقتصادی نظام	۱/۵۰ "
۳	نظام نو	۱/۲۵ "

تصانیف حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

۱	تعمیر بیت اللہ کے ۲۳ مقاصد	۲/۵۰ "
۲	اسلام کے اقتصادی نظام کے اصول و فلسفہ	۲/۵۰ "
۳	قرآنی انوار	۱/۵۰ "

تصانیف حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ

۱	چالیس جواہر پارے	۱/۵۰ "
۲	الحجۃ البالغہ	۰/۷۵ "
۳	تبلیغ ھدایت	زیر طبع

تصانیف علمائے سلسلہ احمدیہ

احمدیہ تعلیمی پاکٹ بک مرتبہ قاضی محمد نذیر صاحب فاضل ناظر اشاعت لٹریچر و تصنیف

یہ جیبی کتاب دو حصوں میں ہے۔ حصہ اوّل مسائل وفات مسیح ختم نبوت۔ صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر مشتمل ہے حصہ دوم میں اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہیں تعلیمی اور تبلیغی مقاصد کے لئے بہت مفید کتاب ہے۔ قیمت ۵/۰۰ روپے

مقام خاتم النبیین مصنفہ قاضی محمد نذیر صاحب فاضل
مسئلہ نبوت پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے ۱/۵۰ "

شان خاتم النبیین مصنفہ قاضی محمد نذیر صاحب فاضل ۱/۰۰ "

الحق المبین فی تفسیر خاتم النبیین مصنفہ قاضی محمد نذیر صاحب فاضل ۳/۰۰ "

عیسائیوں اور مسلمانوں کی کشمکش کی تاریخ مصنفہ مولوی اسد اللہ صاحب قریشی مربی سلسلہ
فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے محترم قریشی صاحب کو اس تصنیف پر ایک ہزار روپے انعام مل چکا ہے اس میں اسلام کے خلاف عیسائیت کی مذہبی سیاسی اور معاشرتی کشمکش کی تیرہ سو سال کی تاریخ پر تبصرہ ہے قیمت ۲/۵۰ روپے

تین مسئلے مرتبہ مولوی عزیز الرحمٰن صاحب منگلا مربی سلسلہ
وفات مسیح۔ نبوت اتباعیہ اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مسائل پر سادہ اور سلیس زبان میں تبصرہ ۱/۲۵ روپے

سلسلہ کی دوسری کتب بھی مل سکتی ہیں جماعتوں کے لئے ۱۰ فی صد کمیشن

نظارت اشاعت لٹریچر و تصنیف صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

جماعتیں ہفتہ قرآن مجید منائیں

جملہ جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۲۰ مئی بروز ہفتہ سے ۲۶ مئی بروز جمعہ تک ہفتہ قرآن مجید مقرر فرمایا ہے۔ امراء کرام اور صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں اس ہفتہ کو کامیاب طور پر منانے کا انتظام کریں۔ ہر جماعت میں روزانہ مختصر اجلاس منعقد ہوں جن میں مندرجہ ذیل عنوانوں پر باری باری موزوں مقررین سے دس پندرہ منٹ کی تقاریر کروائی جائیں۔

جن مقامات پر خواتین علیحدہ جلسے کر سکیں وہاں پر لجنات اماء اللہ ان کا انتظام فرمائیں ہفتہ کے اختتام پر جماعتیں کارگزاری کی تفصیلی رپورٹیں نظارت ہذا میں بھجوائیں۔

تقاریر کے عنوانات:

۱۔ قرآن مجید کی خصوصیات ۲۔ نیامت کا ثبوت از روئے قرآن مجید
۳۔ والدین کی اطاعت و احترام کے متعلق قرآنی تعلیم۔ ۴۔ تقوےٰ کے حصول کے ذرائع
۵۔ قرآن کریم میں منافق کی علامات ۶۔ مدعی نبوت کو پہچاننے کے قرآنی اصول

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن ربوہ)

اعلانِ نکاح

۳ مئی۔ بروز بدھ۔ بعد از نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت مکرم ذرتشت منیر احمد خان صاحب ایم اے ایل ایل بی۔ ڈی۔ ایل۔ ایل سوشل سکیورٹی آفیسر لاہور کا نکاح عزیزہ طاہرہ تسنیم بنت مکرم ملک عبد القدیر خان صاحب سے بعوض پانچ ہزار روپے حق مہر پڑھا۔ ذرتشت منیر احمد خان صاحب مکرم بشیر احمد خان صاحب آف حیدر آباد سندھ کے صاحبزادے اور حضرت ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب (مرحوم) صحابی حضرت مسیح پاک کے نواسے ہیں۔ عزیزہ طاہرہ تسنیم مکرم ملک عبد المجید خان صاحب آف لائل پور کی پوتی ہیں۔

احباب کرام دعا فرما دیں کہ خدا تعالےٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے برکت کا باعث بنائے۔

محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ قاضی عزیز الدین صاحب مرحوم کی وفات

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ قاضی عزیز الدین صاحب مرحوم آف چک ۱۳۷/۹-ایل ساہیوال ۲۵ اپریل سنہ ۱۹۷۲ء کو بعمر ۸۵ سال وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ محترم ملک حبیب الرحمٰن صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی بڑی ہمشیرہ تھیں۔

مرحومہ موصیہ تھیں چنانچہ جنازہ ربوہ لایا گیا ۲۶ اپریل کی صبح کو امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی زیر ہدایت محترم مولانا ابو العطاء صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی بعد ازاں جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحومہ کی نعش کو وہاں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر پر دعا بھی محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے ہی کرائی۔

مرحومہ بہت نیک پابند صوم وصلوٰۃ اور دعا گو تھیں۔ انہوں نے دو بیٹے چار بیٹیاں اور کثیر التعداد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں اپنے پیچھے چھوڑے ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اپنے خاص مقام قرب سے نوازے نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے اور دین و دنیا میں ان کا حامی و ناصر ہو آمین

احباب محتاط رہیں

ایک شخص جو کہ اپنا نام ڈاکٹر شوکت اعجاز احمد بتاتا ہے۔ صدران جماعت کے جعلی دستخط کر کے احباب سے رقوم بٹور رہا ہے۔ آج کل ضلع شیخوپورہ سے ایسی اطلاع ملی ہے۔ احباب احتیاط کریں اس شخص کو یا کسی اور کو کوئی رقم ہرگز نہ دیں۔ صدران جماعت کسی کو ایسی چٹھی نہیں دیتے (ناظر امور عامہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴